© rasailojaraid.com

ساقی

سیّد ابوذر بخاری

نواپیرا باندازِ دگر مزدور ہے ساقی
خمارِ نغمہ زائی سے چمن مسحور ہے ساقی

بپا ہے زلزلۂ غربت کی دہشت سے بھی ایواں میں
کہ شاہیں کے مقابل جرأتِ عصفور ہے ساقی

فرنگی کا تمدن ہو کہ یا تہذیب منگولی
وہ ہے شرِ عزازیلی۔ یہ مکروزور ہے ساقی

جو ہو کونین پر حاوی نظامِ صالح الفطرۃ!
ترا قانون ہے ساقی ترا دستور ہے ساقی

سنانے ہم جسے اس منتظر دنیا کو اُٹھے ہیں
ترا پیغام ہے ساقی ترا منشور ہے ساقی

نہ ذوقِ جاں سپاری، سرفروشی جذبِ الفت میں
نہ وہ دار و رسن باقی نہ وہ منصور ہے ساقی

مؤثر ہو گیا آخر فسونِ تہذیبِ مغرب کا
مقدر نارسا، تدبیر بھی معذور ہے ساقی

حرم کی پاسبانی کا شرف تھا کل جسے حاصل
وہ ملّت آج خشمِ دہر سے مقہور ہے ساقی

زمانہ بن چکا تفسیر کَادَ الْفَقْرُ کُفْرًا کی
شرافت سرنگوں۔ اور سِفلگی مغرور ہے ساقی

نظامِ جبر و استبداد کے یہ سب کرشمے ہیں
جسد پابند تھا۔ اب روح بھی مجبور ہے ساقی

عطا ہو فکرِ بوذرؓ۔ جذبۂ فاروقؓ پھر ہم کو
تجھی سے یہ دعا بندۂ مزدور ہے ساقی

اگر تیرا غضب ہو شہر بھی شکلِ بیاباں ہے!
اگر تیرا کرم ہو مجرم بھی مشکور ہے ساقی

نہیں ہے جامِ شیریں۔ نہ سہی ہم دُرد پی لینگے
ہمیں تو تیری خوشنودی فقط منظور ہے ساقی

مگر اک التجا ہے بند نہ ہو فیضِ میخانہ!
کہ یہ وجہ سکونِ خاطرِ رنجور ہے ساقی

بہت کچھ ہو چکی اب دین کی تذلیل و پامالی!
سراپا زخم ہے دل، اور جگر ناسور ہے ساقی

کرم فرما بسوزِ دل اثر از من نمی آید
بجز درماندگی چیزے دگر از من نمی آید

عکس سرورق، سہ روزہ "مزدور" ملتان، جلد ۱، شمارہ ۱، ۱۰-۱۱ شعبان ۱۳۷۱ھ مطابق ۵ مئی ۱۹۵۲ء

زیرِ ادارت، سیّد ابوذر بخاری

© rasailojaraid.com